اگر وقف کی کوئی چیز ٹوٹ جائے تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2733

تاریخ اجراء: 30 شوال المکرم 1445ھ / 09 مئی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر وقف کی کوئی چیز ٹوٹ جائے تو اس کا کفارہ کیا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر وقف کی کسی چیز کو جان بوجھ کر نقصان پہنچایا جس سے وہ تلف (ضائع) ہو گئی تو اس کا تاوان بہر حال دینا ہو گا۔ یونہی جس تصرف کی اجازت نہیں تھی وہ تصرف کرنے سے وقف کی شے تلف ہوئی تو بھی تاوان لازم ہے۔

اور اگر کوئی ایسا تصرف کیا جس کی اسے اجازت تھی اور اس میں تقصیر، کوتاہی اور بے احتیاطی نہ کی پھر بھی تلف ہو گیا تو اب تاوان نہیں، اور اگر بے احتیاطی یا کوتاہی کی تو پھر اس صورت میں بھی تاوان لازم ہو گا۔

اور تاوان کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ چیز مثلی ہے یعنی بالکل اس جیسی چیز بازار میں ملتی ہے تو وہ چیز اپنی طرف سے خریدار کر وقف کو دینی ہو گی اور اگر وہ چیز مثلی نہ ہو یعنی بالکل اس جیسی چیز بازار میں نہ ملتی ہو تو ضائع ہونے کے وقت جس کنڈیشن میں وہ چیز تھی اس کی جو مارکیٹ ویلیو بنتی ہے، اتنی قیمت وقف کو دینا ہو گی۔

ردالمحتار میں ہے"أن ضمان المثليات بالمثل لا بالقيمة و القيميات بالقيمة لا بالثمن "ترجمہ: مثلی اشیاء کا تاوان، مثل سے ہی ادا ہو گا، قیمت کے ساتھ نہیں اور قیمی اشیاء کا تاوان، قیمت کے ساتھ ہی ادا ہو گا، مثل کے ساتھ نہیں۔(ردالمحتار علی الدر المختار، ج4، ص516، دار الفکر، بیروت)

وقف کے شرعی مسائل میں ہے:"جو شخص بھی وقف کی عمارت کو جان بوجھ کر نقصان پہنچائے اس سے تاوان لیا جائے گا جیسے کسی نے مسجد یا مدرسے کی دیوار گرادی یا مسجد یا مدرسے کی دیوار پر کوئی ایسی چیز رکھ دی جس کا بوجھ برداشت نہ کرتے ہوئے دیوار گر گئی تو اس شخص سے اس کا پورا تاوان لیا جائے گا۔"(وقف کے شرعی مسائل، ص65، مکتبہ اہل سنت)

امام اہل سنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”**متولی وقف** امین وقف ہے جبکہ اس طرح کا متولی ہو جو اوپر مذکور ہوا اگر اس سے اتفاقیہ طور پر بے اپنے تقصیر و بے احتیاطی کے وقف کی کتاب یا کوئی مال تلف ہو جائے اس کا معاوضہ نہیں، اور اگر قصداً تلف کردے یا اگر اپنی بے احتیاطی سے ضائع کرے تو ضرور معاوضہ ہے، **یہی حکم ملازمان وقف** کا ہے جبکہ وہ تصرف جو اس نے کتاب میں کیا اس کی ملازمت میں داخل، اور اسے جائز تھا، ورنہ اگر وقف کے کسی اور صیغہ کا ملازم ہے کتب خانہ پر اس کو اختیار نہیں، اور اس نے مثلاً کتاب کسی کو عاریۃً دے دی اور ضائع ہو گئی تو ضرور اس پر معاوضہ ہے، **غیر شخص نے اگر وہ تصرف کیا** تو منجانب وقف جس کی اسے اجازت تھی اور بے اس کی تقصیر کے کتاب ضائع ہو گئی مثلاً کتب خانہ وقف میں جا کر کتابیں دیکھنے کی اجازت ہو اور عام طور پر معمول ہو کہ کتابیں دیکھ کر اسی مکان میں رکھ آتے ہیں یا فلاں ملازم کو سپرد کر دیتے ہیں اور یہ اس قاعدہ کو بجا لایا اور کتاب گم ہو گئی تو اس پر بھی معاوضہ نہیں، ورنہ اگر وہ تصرف کیا جس کی اسے اجازت نہ تھی یا تھی مگر اس کی تقصیر و بے احتیاطی سے کتاب گئی تو ضرور تاوان دے گا، اور بہر حال معاوضہ اس کتاب کی قیمت یعنی بازار کے بھاؤ سے جو اس کے دام ہوں۔“ (فتاوی رضویہ، ج16، ص227، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net